رجسٹرڈ نمبر ل ۷

تو پاک باش برادر مدار از کس باک

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

نمبر ۶ | قادیان دار الامن والامان مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۸۹۹ء | جلد ۳

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شایع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہمنے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل تفسیر آیات یا مشتمل رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شایع کیجاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو کثرت شایع ہوجایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کو مدد دیں ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ ۲ فیصدی کے حساب سے خرید لیں تو سہ ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شایع ہو سکتا ہے اور یہ ٹریکٹ دو مصالح ہزار چھاپکر مفت تقسیم کردیا کریں اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ ایک خاص تعداد بھیجدی جایا کرے اور وہ تقسیم ہوجایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا بلکہ اسکو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کردیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملاکر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری تعداد درخواستیں جمع ہوجانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ بنام ایڈیٹر الحکم کے نام درخواستیں ہو۔

اپنے بھائیوں کیلئے
بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو۔ یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو فوراً واپس کرو۔ اس سے بڑھکر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہوگا۔؟

مندرجہ ذیل اشیاء ہماری معرفت مل سکیں گی۔

۱۔ زیورات چاندی و سونا ہر قسم۔ صرف دس آنہ سیکڑہ کمیشن لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازار بند۔ پراندے۔ سیج بند وغیرہ ہر قسم الا ہر قیمت کی ۸ سے لیکر ۱۰ روپیہ تک۔ پاندے ۱۲ سے ۳ روپیہ تک۔ سے ۱ روپیہ سے لیکر ۱۲ روپیہ تک۔

۳۔ زیورات میں ڈمے جس قسم کے چاہیں ڈالدیے جائیں گے۔

۴۔ رنگائی کا کام ہر ایک قسم کا۔

۵۔ ہر چیز ساختہ امرتسر آدھ آنہ فی روپیہ کمیشن لے لیوے والا ہو سکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں۔ یہ باہمی فائدہ کیلئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو۔ ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد والٰہی بخش علاقہ بند

کمیشن ایجنٹ

کٹرہ بابگھر سنگھ ہاتھی دروازہ امرتسر پنجاب

عجیب و غریب دلچسپ کتابیں؟

مکافات عمل دیجز اذف سن (ذنیجہ گناہ) کا ترجمہ شیخ الاسلام انگلستان عبداللہ کوئلم کے ناول

اس ناول کو نہ تو معمولی دل بہلاؤ کا سامان سمجھنا چاہیے اور صرف پند و نصیحت کا خشک دفتر۔ بلکہ ایک اعلیٰ درجہ کے دلچسپ ناول کے پیرایہ میں مقدس اسلام کی تمام اعلیٰ حقیقتیں اس خوبی سے ظاہر کی گئی ہیں۔ کہ ہر ایک خیال اور ہر مذاق کی طبیعت اس کو دیکھ کر بے انتہا محظوظ ہو گی۔ اس ناول سے معلوم ہوتا ہے کہ کن خوبیوں سے یورپ اور امریکہ میں اسلام کا لوہا چمکایا۔ مصنف والا تراد نے مسیحی دین کا کچھ ایسے عجیب طریقہ پر اسلام سے مقابلہ کیا ہے اور اسلام کی برکات اور خوبیوں کو ایسا واضح کر کے دکھایا ہے کہ ہر ایک منصف مزاج کو اُس کی صداقت پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ اسلامی قانون شریعت کو مسیحی قانون اور مسیحی شریعت سے۔ اسلامی اخلاق کو مسیحی اخلاق سے۔ اسلامی تقدس کو مسیحی تقدس سے موازنہ کر کے فضائل اسلام کو آفتاب سے زیادہ منور روشن کر دکھایا ہے۔ اسلام میں پردہ۔ عورتوں کے حقوق۔ کثرت ازدواج کی فلاسفی پر ایسی بحث کی ہے کہ مقابلہ میں ایک قابل عیسائی مقنن کو بجز تسلیم کے چارہ نہیں۔ ایک مسلمان۔ ترک **حلیم بے** اور یورپین لیڈی **ملنشی** کی پاکیزہ محبت سے مسلمانوں کی پاکیزگی اور پاکیزہ خیالی کا حال معلوم ہوتا ہے بالمقابل دو یورپین **میسٹنگز** اور **مس موتا** کا عشق۔ تمام اندرونی جذبات کی خبر دیتا ہے۔ آرمینا کے معاملات پر دلچسپ اور آزادانہ بحث کی ہے۔ لائق مترجم نے جابجا **آیات قرآنی** کا حوالہ دیکر ترجمہ کو ایسا دلچسپ اور پسندیدہ بنا دیا ہے کہ یقیناً ہر مسلمان اس عجیب و غریب **اسلامی** ناول کو پڑھ کر خوش ہو گا۔

تذکرہ صابریہ۔ بزرگان سلسلہ صابریہ کے نہایت عمدہ اور دلچسپ حالات میں کیفیت دیکھنی سے تعلق رکھتی ہے۔ اس رسالہ نے عام مسلمانوں میں نہایت قبولیت حاصل کی ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے اہل دل جلدی اسکی خریداری کریں۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ر

اسلام امریکہ کے شیخ الاسلام الگزینڈر رسل ویب صاحب کے پاکیزہ خیالات اسلام کی نسبت جن کے باعث انہوں نے اسلام قبول کیا۔ عجیب خیالات و دلائل ہیں قیمت عہ

کلمات طیبات۔ حضرت غوث اور دیگر بزرگان دین کے مکتوبات نہایت عجیب و مفید ہیں۔ قیمت عہ

فیوض الحرمین۔ اسم باسمی کتاب ہے۔ قیمت ۱۰ر

منبع العرفان۔ واقعی عرفان کا چشمہ ہے۔ قیمت ۱۰ر

جنگ اجنادین۔ فتح دمشق مختصر سی قابل دید اسلامی تاریخ ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

فخر البلاد۔ یعنی تاریخ بغداد اردو۔ قیمت ۔ ۔ ۴ر

عید المومنین۔

اسلام کی دنیوی برکتیں۔ یہ کتاب مسلمانوں کیلئے واقعی ایک برکت ہے۔ نواب چراغ علی خاں صاحب مرحوم سابق فنانشل کمشنر حیدرآباد دکن کی تالیف ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

صداقت اسلام۔ اسلام پر دو زبردست لکچر۔ ایک لکچر آنریبل سرسید احمد خاں بہادر بالقابہ کا۔ دوم لکچر ڈاکٹر لائٹنر صاحب بانی پنجاب یونیورسٹی کا سرسید قبلہ کی عمدہ تصویر بھی ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر

مترجم دود تاج لکھی۔ ایک بمبئی کے خوشنویس کا لکھا ہوا ہے قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ار

حملہ آوری۔ ایرانی سرزمین اور اسلامی ناموروں کی شجاعت کی معتبر تاریخی داستان ہمت بڑھانے کا عمدہ نسخہ۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ر

سعادت الکونین فی فضائل الحسنین

یہ کتاب فی الحقیقت ایک سعادت ہے۔ اور ایسی سعادت جو ہر ایک مسلمان کے حصہ میں آنی ضرور ہے قیمت فی جلد ۔ ۔ ۸ر

گلستان خواجہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی زندگی کے حالات اور کشف و کرامات کی ایسی عمدہ کتاب ہے کہ باید و شاید۔ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ سوانح عمری ہے مگر درحقیقت ایک فیض ہے اور طالبان حقیقت کے لئے ایک نعمت عظمیٰ۔ متعدد نقشے درگاہ شریف اور اُس کے متعلقات کے بھی ہیں جو نہایت خوبصورت ہیں قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر

نظم کی کتابیں

مثنوی لطیف۔ نہایت عمدہ مثنوی ہے معارف حقیقت اس میں ایسے پُر مضمون اور پُر مغز ہیں کہ سبحان اللہ۔ ارباب ذوق و شوق او طالبان طریقت اسکے دلدادہ اور فدائی ہیں۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۔ ۱۲ر

دیوان راسخ۔ موجودہ زمانہ میں ایشیائی شاعری نے جو ترقی حاصل کی ہے اور اردو زبان نے جو نیا رنگ اور نرالا چوچلا پیدا کیا ہے اُس کا مزہ چکھنا چاہو تو یہ دیوان ملاحظہ کرو۔ جو مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب راسخ دہلوی کی جادو بیانی کا مجموعہ ہے۔ اس پاکیزہ کلام کی تعریف میں ہندوستان بھر کے شعراء رطب اللسان ہیں حتیٰ کہ حضرت داغ بھی مداح ہیں۔ ایک ایک شعر اور ایک ایک مصرعہ نشتر ہے ایسی پاکیزہ زبان اور اس میں ایسی شوخی پیدا کرنا صرف مولانا راسخ ہی کا کام ہے ضخیم دیوان ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

دیوان عزیز۔ یہ دیوان بھی منتخب ہے استادانہ کلام ہے اشعار میں ایسی خوبی ہے کہ دل پر چوٹ لگتی ہے اور ساتھ ہی ایک مزہ آتا ہے جسکا لطف کسی چوٹ کھائے ہوئے دل سے پوچھنا چاہیے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

مولود شریف لطیف۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ کلام دیکھیے اور مصنف کو داد دیجیے ہم تو یہ کہتے ہیں سبحان اللہ و صل علیٰ قیمت ۔ ۔ ۲ر

جملہ درخواستیں منیجر اختر ہند پریس

امرتسر کے نام

ہوں۔

میری نوٹ بک سے چند باتیں

محنت

کوئی چیز ایسی مضرت رساں نہیں جیسا کہ وقت کا فضول ضایع کرنا- کیونکہ انسان کا دل چکی کی مانند ہے کہ جسمیں اگر گیہوں پیسا جاوے تو آٹا ہو- اور خالی گہمائی جاوے تو اُسکا اپنا ہی نقصان ہو (مقولہ مدنشل ہال)

میں کبھی یقین نہیں کرسکتا کہ کسی بیکار آدمی کو سچی خوشی حاصل ہوسکے- (لارڈ ڈربی)

فراست

ہم تو چاہتے ہیں کہ دوسرے فرشتہ بنجاویں- مگر اپنے آپکو فرشتہ بنانے کی کوشش نہیں کرتے-

فراست ایک قسم کا الہام ہے- اُس سے جھی نبوت کا خیال ہوتا ہے- مومن کی فراست سے ڈرو-

فراست میں کوئی نہ کوئی خدائی بات ہے جو دل کے جملہ خاصیات سے بڑھکر ہماری بہبودگیوں کو درست کردیتی ہے..

زندگی

انسانی زندگی کی نمود ایک ایسے بحر ذخار کیطرح ہے جو متواتر زور سے بہ رہا ہے

زندگی کی تکالیف پر غور کرنا دانا کا کام ہے- اور بات بات پر شک کرنا بیوقوف کا فرض :

نہ اپنی زندگی کو ایسا پیار کرو اور نہ اُس سے متنفر ہو- جتنے دن جینا ہے- پاکیزگی اور صلح کاری سے بسر کرو :

خطاب بسوئے صبر

ای صبر تجھکو آپ خدا نے بنایا ہے- رحمت نے اُسکی دودہ تجھکو پلایا ہے

پیغمبروں نے گود میں تجھکو کھلایا ہے- اے لاڈلے تو انکو نہیں بہت ہی بھایا ہے

اسواسطے ای صبر تو دُرّ یتیم ہے- باغ نشاط دہر میں باد نسیم ہے

اے صبر مقبلوں کا تو جاہ و جلال ہے- اے صبر منعموں کا تو مال و منال ہے

صاحبدلوں کا صبر ہی حسن و جمال ہے- تیغ ستم کے واسطے یہ صبر ڈھال ہے

خارہ میں چیرہ کرو ہی کر ڈوانہ جائیے- قند و نبات کی ہی ہی جو بن آئیے

ہر چند اسکو دیکھا ہے روز و شب میں- ایوب کے ہی دیکھا ہے سکو لحاف میں

دیکھا ہے اسکو کعبہ کے طواف میں- مسجد میں معتکف ہے ہی اعتکاف میں

یہ کہا گیا ہے ناگہ رہی سگاف سے- نفرت مدام اسکو ہی لاف و گزاف سے

(احمد حسین)

چھوٹی چھوٹی سوانح عمریان

ابی ایوب انصاری (خالد بن زید خزرجی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام سے ہیں- جب حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تہی- تو مسجد اور حجرۂ مبارکہ تیار ہونے تک آپ کے ہی گھر میں رونق افروز رہے- آپ غزوۂ "بدر"- "احد" اور "خندق" میں شریک رہے ہیں- حضرت معاویہ نے جبکہ ۵۰ھ ہجری یا ۵۱ھ میں قسطنطنیہ پر لشکر روانہ کیا تو حضرت خالد کو بہی تمیناً ساتہہ کردیا تہا- جہاں پر بیمار ہوکر شہر پناہ سے باہر انتقال فرمایا- بہت سے برسوں کے بعد جبکہ سلطان فاتح نے قسطنطنیہ کو فتح کیا- تو حضرت شمس الدین ولی کے ذریعے آپکے دفن کا مقام قرار دیا گیا- حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے قریباً ڈیڑہ سو احادیث مروی ہیں :

ابو ذر غفاری- جندب بن جنادہ- اعلیٰ رتبہ کے صحاب کرام میں سے تہے- ذر عربی میں چہوٹی چیونٹی کو کہتے ہیں- اور چونکہ آپکے صاحبزادہ کا قد و قامت چہوٹا سا تہا- اسلئے آپ (ابو ذر) کے نام سے مشہور ہوگئے تہے- جب مکہ فتح ہوا تو تین سو بنی غفار جوانوں کے افسر تہے- صداقت اور استقامت آپکی ضرب المثل ہیں- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رحلت کے بعد شام کو چلے گئے- اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک وہیں رہے- مگر حضرت معاویہ کی طرف سے شکایت ہونے کی بناء پر شام سے مدینہ منورہ کے پاس ربذہ گاؤں میں بہیجدیئے گئے- جہاں پر ۳۲ھ میں بحالت غائت تنگی و افلاس وفات پائی- اتفاقاً اُس وقت پر عبد اللہ ابن مسعود کا وہاں گذر ہوا- جنکی طرف سے مراسم تدفین و تکفین ادا کی گئیں- حضرت ابو ذر فرمایا کرتے تہے کہ اگرچہ کمر جہک جانے تک نماز پڑہا کرو- مگر اُسکا فائدہ اُسوقت تک نہو گا جب تک آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ محبت پیش نہ آؤ !

ابو رافع- ابراہیم- جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تہے- ابو رافع کی بڑی خدمت یہ تہی کہ وہ جناب سرور کائنات کے اسباب سفر کو درست رکہا کرتے تہے- آپکا نکاح نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اپنی آزاد کردہ جاریہ سلمی سے کردیا تہا :

معلومات اور نئی باتین

کرۂ زواہر:- شاہ ایران نے پیرس سے ایک کرہ منگوایا ہے جو بڑا ہی قیمتی ہے- اُسمیں کل ممالک جواہر سے دکہائے گئے ہیں- مثلاً انڈیا کہراج کا- فرانس نیلم کا- انگلینڈ یاقوت کا اور روس ہیرے کا دکہایا گیا ہے- اور سمندر زمرد کے دکہائے گئے ہیں-

قدرتی سیاہی کا درخت:- نیوگرینیڈا میں ایک قسم کا درخت پیدا ہوتا ہے جس کو ایک مینیٹ کہتے ہیں- اُسکا رس مثل سیاہی کے مستعمل ہوتا ہے- اس سے لکہے ہوئے حروف پہلے سرخ پہر سیاہ ہوجاتے ہیں- اور صفحہ قرطاس سے محو نہیں ہوتے

ملکہ معظمہ کی پرائیویٹ ریلوے گاڑی کی قالین کی قیمت ۵۰ پونڈ ہے- پردے چاندی کے ڈنڈوں پر آویزاں ہیں اور ڈنڈے چہوٹی چہوٹی سنہری مورتوں پر جنمیں ہر ایک کی قیمت دس گنی ہے رکہے ہوئے ہیں- دروازوں کے دستوں کی قیمت ۵۰ پونڈ ہے- کل ستون میں ۶۰۰۰ پونڈ کی لاگت آئی ہے

سن ہجری چونکہ قمری گردش کے حساب سے محسوب ہوتا ہے- اور اسی لئے عیسوی سن کی نسبت دس روز چہوٹا ہوتا ہے یعنے ۳۶ سال کے بعد ایک سال کا فرق پڑ جاتا ہے اس حساب سے ۲۰۹۵۸ سال کے بعد عیسوی اور ہجری سن برابر ہوجائینگے اور ۲۳۰۱۰ سال بعد ہجری سن ہندوؤں کی سمت کے برابر ہوجاویگا :

نیا شہر:- آبشار نیاگرا کے کنارے پر علوم حال کے اصول پر ۲۵ میل مربع میں ایک شہر تیار ہوتا ہے جس میں روشنی اور گرمی قوت برقی کے ذریعے سے پہنچائی جاویگی- اور تہوڑے خرچ سے بہت سے آرام اور فوائد اس شہر کو پہنچینگے- جو شاید دنیا میں کسی کو میسر نہوں- کیونکہ جو قوت برقی اس روشنی اور گرمی کی بہم رسانی کے لئے درکار ہوگی وہ اس دریا کے عظیم الشان آبشار سے مفت حاصل ہوجایا کریگی :

ایک جدید قسم کا بلاٹنگ پیپر ایجاد کیا گیا ہے جو کاغذ سے سیاہی کے داغ دور کردیتا ہے :

دنیا میں سب سے گراں قیمت دوائی فیزوسٹگما ہے جو امراض امراض چشم میں استعمال کی جاتی ہے- جس کے ایک سیر کی قیمت

خطبۂ موعظت

جو ۱۰؍ فروری ۱۸۹۹ء مطابق ۲۸؍ رمضان الکریم ۱۳۱۶ھ ہجری المقدس کو مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھا۔

الحمد للہ رب العالمین مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر ویقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ ویطیعون اللہ ورسولہ اولٰئک سیرحمہم اللہ ان اللہ عزیز حکیم ٥

مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسری کے رفیق اور مددگار ہوتے ہیں۔ اور پسندیدہ باتیں دوسرے لوگوں کو سکہاتے۔ اور بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ نمازوں کو قایم کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا انجام یہہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ بہت جلد فضل کریگا۔ اور اُن کی کوششوں کو بامراد کریگا۔ اللہ تعالیٰ بہت عزت والا اور غیور خدا ہے۔ اُسکی باتیں بڑی پکّی ہیں اور وہ ٹلتی نہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اُس مضبوط اور مستحکم قاعدہ کو بیان فرمایا جو کسی قوم پر اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے لئے اُس نے مقرر فرمایا ہے۔ وہ قوم وہ لوگ کیسے ہوتے ہیں؟ سب سے **اول** اور مہتم بالشان نشان اُنکا **ایمان** ہے۔ وہ مومن ہوں خواہ مرد ہوں خواہ عورتیں۔ بضاعت ایمان رکہنے کی حالت میں اُن کی کامیابیاں اور برکات الٰہیہ کا مورد بنانا اُس جنس کے لحاظ سے نہیں ہوگا جو عام طور پر اُن میں بطور امتیاز قایم ہے۔ بلکہ مساوات ہوگی؛

دوسرا نشان اُن کا یہہ ہے کہ صرف **ایمان** ہی نہیں بلکہ اُن کے باہمی تعلقات میں محبت اور موافقت ہو۔

ہم دیکہتے ہیں کہ اللہ جلشانہٗ نے اس دنیا کے نظام میں ایک یہہ ضروری بات رکہدی ہے۔ کہ وہ اتفاق باہمی اور نیک نیتی سے چلتا ہے۔ ایک دوسرے کی سچی اعانت اور حقیقی ہمدردی اور باہمی امداد سے کل انتظام وابستہ ہے جہاں اتفاق ہو۔ بلکہ پھوٹ ہو۔ دل اور زبان ایک نہوں ایک دوسرے کی جڑ کاٹنے کی فکر میں ہو۔ ایک بہائی دوسرے بہائی کی تذلیل اور تحقیر کے درپے ہو۔ وہاں اللہ تعالیٰ کا فضل اُسکی برکت نہیں آتی۔ بلکہ وہ جگہہ۔ وہ قوم۔ وہ جماعت جس میں پہوٹ اور نفاق ہے اُسکا نام و نشان اُٹھجاتا ہے۔ اور وہ ذلیل و تباہ ہوکر خاک میں مل جاتی ہے۔

اس سے پیشتر اللہ تعالےٰ نے منافقوں کے نشان بیان فرمائے ہیں۔ اور وہ اُن صفات سے بالکل برخلاف ہیں۔ یعنے وہ باہم ایک دوسرے کے معاون اور سچے غمخوار نہیں ہوتے۔ اُن میں موافقت اور موانست باہمی حقیقی طور پر نہیں ہوتی۔ اُن کے دل اور۔ اور زبان اور ہوتی ہے۔ وہ کسی مجلس میں نیک بات سیکہنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور نہ کسی کو کوئی بہلی اور پسندیدہ بات بتلاتے اور نہ بُری باتوں سے روکتے اور منع کرتے ہیں ایسے لوگوں کا نشان بتلایا کہ **اولٰئک ہم الخاسرون** یہہ لوگ کامیاب نہیں ہونیکے۔

چونکہ یہہ بات ضروری اور واقعی تہی کہ معلوم ہوکہ ایک جماعت واقعی سچا اتفاق رکہتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی کے لئے اُسکے دلوںمیں اُلفت اور سچی محبت ہے۔ اور اُن میں نفاق کا کوئی شعبہ نہیں ہے۔ پس یہہ بات آسانی سے معلوم ہوگی۔ درخت اپنے پہل سے پہچانا جاتا ہے۔ لکائین کے درخت کے نیچے کہڑے ہوکر درخت کی بابت کسی منطقی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ گلے کی رگیں پہلا پہلا کر گفتگو کی حاجت نہیں۔ بلکہ اُسکا پہل ایک زبردست شہادت ہے۔ پس آسان بات ہے کہ اُسکا پہل چکہہ لیں۔ اسطرح پر اللہ تعالےٰ نے ایک پہل بتلایا ہے **اولٰئک سیرحمہم اللہ** یعنے آخری کامیابی دکہا دیگی۔ کہ وہ حقیقتاً مومن ہیں۔ اور تمام صفات موصوفہ کے سچے مورد و موصوف ہیں۔ اور ایسے لوگ یقیناً اُن بدنتایج سے محفوظ رہینگے جو یقیناً بدکردار منافقوں کے شامل حال ہوا کرتے ہیں۔

اس اصول کی صداقت کے لئے ایک بڑی بہاری جماعت صحابہ کی شہادت موجود ہے۔ اگر کوئی شخص خیرگی اور بیحیائی سے یہہ کہے کہ ابوبکر صدیق کی پارٹی اور علی مرتضےٰ کے طرفداروں میں کوئی دھڑہ بندی نفاق۔ عداوت اور دشمنی تہی۔ اور وہ اپنے اس قول کی تصدیق کے لئے ہزارہا ہزار کتابیں بہی سند میں پیش کرے تو قرآن کریم جیسی زبردست سچی اور محکم و منفصل تاریخ کی شہادت کے سامنے جبکہ وہ اُسکو غلط بتلاتا ہے۔ اُن کی کچہہ وقعت اور حقیقت نہیں۔ اور ایسا دعوےٰ کرنے والا خدا سے نہ ڈرنے والا بیباک اور گستاخ انسان ہے۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یقیناً یقیناً وہ وقت آتا ہے کہ وہ دکہا دیگا کہ مومن کون ہیں؟

مدینہ میں دو قسم کے لوگ تہے ایک منافق جن کی نسبت کہا ہے **اولٰئک حبطت اعمالہم**۔ وہ بہی ہرایک قسم کی تدابیر اور کوششوں سے کام لیتے ہیں۔ اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کے واسطے کیا کچہہ نہیں کرتے ہیں؟ یہاں تک کہ ہرایک قسم کے ناپاک اور گندے منصوبے فریب و مکر اپنے کام کی رونق کے لئے روا رکہتے ہیں۔ مگر نتیجہ وہی ہوتا ہے کہ وہ تمام مساعی اور کوششیں بےسود اور اکارت جاتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مہاجرین کی برگزیدوں کو سند خلافت پر بٹہا کر خدا نے فیصلہ کر دیا کہ حقیقی مومن کون تہے؟ اور اس نتیجۂ حقہ نے یہہ بہی ثابت کر دیا کہ وہ آمر بالمعروف ناہی عن المنکر اور مطیع اللہ و رسول کے تہے۔ اور اُس کے خلاف جو الزامات و مطاعن اُن کی طرف منسوب ہیں۔ ظالم دلوں کی خباثت باطنی کے سرجوش ہیں۔

ان امور کے لئے ہم کو کسی تاریخ کی شہادت پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم کو زبان سے کہنے کی حاجت نہیں اُن کی کامیابی نے اُن کے عملی نمونوں نے اس امر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زمانہ کی ابدی تاریخ پر لکہدیا ہے۔ کہ وہ **المومنون** والی جماعت تہی۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے عظیم الشان فضل سے قیامت تک مہر لگادی کہ واقعی مومن ہیں کیسا عظیم الشان ثبوت ہے اور کیا حیرت انگیز بات ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **قوت قدسیہ** کا ثبوت مشکل ہوتا۔ اگر ایسا اتفاق۔ ایسا اتحاد۔ اور ایسی یگانگت اُن جنگجو۔ تندخو قبایل کے درمیان پیدا نہوتی۔ دو قبیلے آپس میں ملیں۔ اور پہر کشادہ پیشانی اور محبت سے ملیں۔ ممکن نہ تہا۔ مگر یہہ اس **ہادی کامل ہادی** صلی اللہ علیہ وسلم کی **قوت قدسی** تہی جس نے اُن پر ایسا اثر کیا کہ اُن کی اس **فطرت** تک کو بدل دیا جو عادت کی بعد ہوگئی تہی۔ اور ایسا بدلا کہ **بعضہم اولیاء بعض** بنا دیا۔ غرض ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے ایک اصول اور گُر بتلایا ہے جس سے کوئی **قوم** اور **جماعت** اُسکے حضور بامراد اور کامیاب ہونے کے قابل ٹہر سکتی ہے۔

میرا مطلب اسوقت ان آیات کے پڑھنے سے خصوصاً اپنی جماعت کو متوجہ کرکے ایک بات کا بیان کرنا ہے یہہ امر میں نے متعدد مرتبہ ابہی تبلایا ہے۔ کہ اس آیتہ میں کسی قوم کے فضل اور رحم کے وارث ہونے کے لئے ایک خاص اصول ہے۔ اُن کا پہلا نشان تو **ایمان** ہے یعنے سچا ایمان اپنے تمام لوازم کے ساتہہ پیدا ہو۔ تاکہ وہ **مومن** کہلا سکیں۔ ورنہ زبانی اور گویا فرضی ایمان تو منافق میں بہی ہوتا ہے۔ نہیں۔

دوسرا نشان یہہ ہے کہ ایک دوسرے کے معاون اور مددگار ہوں۔ ایسے طور پر کہ گویا ایک دل ہو جاویں۔ اور ایک دوسرے کے فائدے اور زیان میں ایسے شریک ہوں کہ گویا وہ اسکا ذمہ وار ہے۔ یہہ ایک عظیم الشان بات ہے جو ہم کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیے۔ **اسلام** کا اصل فضل اور برکت دنیا میں توحید پہیلانا ہے۔ اور وہ ہر معاملہ میں **اتحاد** اور یگانگت چاہتا ہے۔ عبادات۔ معاملات۔ معاشرت۔ تمدن غرض ہر بات میں اسکا مقصود اور موضوع وہی **وحدت** ہے پس ایک خدا کو ماننے والے متفرق اور پراگندہ ہوں۔ اور ایک دوسرے کے ہمدرد اور رفیق نہوں۔ یہہ دین کا کام نہیں۔ یہہ اسلام کا منشا نہیں۔

تیسرا نشان یہہ ہے کہ دوسروں کو نیک باتوں کے مشورے دیتے اور بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ یہہ بات جسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہتے ہیں۔ باہمی سچی اُلفت اور سچے پیار سے پیدا ہوتی ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ کسی کا گہر جلتا دیکہہ کر دُور سے کہڑے تماشا دیکہتے اور ہنستے ہیں کہ ہمارا گہر دُور ہے مگر یاد رکہو کہ یہہ کامیابی کے لچہن نہیں ہیں۔ یہہ تو ذلت اور ادبار کے نشان ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ **امر بالمعروف نہی عن المنکر** کے لئے اول باہم سچی خیرخواہی اور موافقت ہو۔ جیسا اپنی ذات خاص کے لئے کوئی بات چاہتا ہے ویسا ہی اپنے بہائی کے لئے چاہے تو یہہ توفیق ملتی ہے کہ امر بالمعروف کر سکے اور بُری اور مکروہ باتوں سے روک سکے۔ آج ہر شہر اور قصبہ میں بڑی بڑی مجلسیں انجمنیں ہیں اُنکا پہلا اصول بدقسمتی سے یہی ہے کہ کسی کو ملامت نہ کی جاوے۔ یہہ دل آزاری سمجہی گئی ہے **شراب** پینے سے روکنا۔ **زناکاری** سے باز آنے کی ہدایت کرنا۔ ان باتوں سے اُن کو کچہہ سروکار نہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم اس طریق پر **ہردلعزیزی** پیدا کریں۔ اور اپنے **مقاصد** میں کامیاب ہوں۔ اور پہر وہ مقاصد دنیوی **فلاح** اور بہتری کے بتلائے جاتے ہیں۔ **آہ! صد آہ!!!** - ان لوگوں کی روح میں جب سچی تڑپ نہیں۔ وہ سوز اور درد اُن کے اندر پیدا نہیں ہوا جو قوم کو **قوم** بنانے کیلئے ضروری ہے تو اُن کی لمبی چوڑی **تقریریں** **اسپیچیں** **قومی مرثیئے**۔ اور **نوحے** کیا کر سکتے ہیں؟ **دین** کی عزت اور عام خلق اللہ کی سچی بہلائی جو دین سے حاصل ہوتی ہے مقصود نہیں تو کچہہ بہی نہیں۔ ممکن ہے کہ اس اتفاق اور ظاہری اتحاد کی وجہہ سے کچہہ آثار کامیابی کے دیکہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ **مساعی کے اجر** ضایع نہیں کرتا۔ اور ہر فعل پر نتایج مترتب کرتا ہے۔ مگر اسکا آخر میں یہہ وہی ناکامی وہی مایوسی اور ابدی اضطراب ہے

اللہ تعالےٰ نے ایک **مجلس** قایم کی جسکا **صدر مجلس** وہ **کامل انسان** تہا جسکا نام **محمد رسول اللہ** ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُس مجلس کا **نشان** یہی بتلایا ہے کہ وہ سچی خیرخواہی اور ہمدردی کے ساتہہ **یامرون بالمعروف** اور **ینہون عن المنکر** کی مجلس ہے اور یہہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر طبعی طور پر **فطرتی تقاضے** سے روح کی تڑپ اور سوز سے ہوتا ہے۔ اُس میں اپنے نفس کی خواہش اور جذبات کی آمیزش نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ دوسرے کو **امر بالمعروف** کرتے ہوئے سینہ میں یہہ بات پیدا ہو کہ میں اُس سے بہتر ہوں اور یہہ **انا خیر منہ** اُس کی تذلیل اور تحقیر کا خیال دل میں پیدا کر دے۔ پس یاد رکہو کہ اس فایز المرام ہونے والی جماعت کے اندر یہہ جذبات اور خیالات نہیں ہوتے۔ اُن کا **امر بالمعروف** اور **نہی عن المنکر** ایک روح کے تقاضے سے ہوتا ہے۔ پس **مبارک ہیں** وہ لوگ۔ اور **مبارک ہے** وہ **جماعت**! جس کے اندر یہہ **صفات** ہوں! **وقلیل ماہم**۔

اللہ تعالیٰ نے ... کے لئے نفس رکہا۔ اور اُسی کیلئے ... رکہنا کہنے کے لئے آسان باتیں ہیں۔ مگر حقیقتاً اسکو وہی سمجہہ سکتا ہے جسکا سینہ **سکینت** کی برکت سے دہویا ہوا ہو۔ اور شرح صدر ہو چکا ہو۔

لوگ کہتے ہیں کہ وہ شخص جو مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہے ... اپنے مخالفوں کی طرح اُن کے حق میں سخت الفاظ بولتا ہے ... اور اُنہیں کیا فرق ہے جو ہم اپنی فراست۔ دراز تجربہ۔ روح پاک کی مدد سے اسباب کو دریافت کر سکتے ہیں۔ اور یہہ علانیہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ **جوش نفس**۔ **غلبہ انتقام**۔ **حیوانی جذبات** اور عداوت کے تاریک غبار سے دب کر نہیں بولتا۔ بلکہ جب وہ اپنے **فرض منصبی** کے ادا کرنے کے لئے بیٹہتا اور قلم اُٹہاتا ہے۔ وہ محض اللہ تعالےٰ کے لئے جو کچہہ بولتا ہے بولتا ہے۔ اُسکا ثبوت یہہ ہے کہ عام مجلسوں میں جب وہ بیٹہتا اور اُن مخالفوں کا ذکر سنتا یا کرتا ہے تو اُسکے چہرہ پر تغیرات۔ سوزش۔ اور جلن اور غیض کے آثار پیدا نہیں ہوتے۔ وہ نہایت فراخدلی سے اُن کی گندی اور ناپاک گالیاں جو ایک شریف دل انسان اپنے مونہہ سے نہیں نکال سکتا سُن جاتا ہے مگر اس سے اُسکے دل پر کوئی حیوانی جذبات کا اثر پیدا نہیں ہوتا۔ یہہ بعینہ اُس **مجسٹریٹ** کی طرح ہے جو جب اپنی کرسی عدالت پر بیٹہتا ہے تو کسی کو سزا دیتا ہے اور کسی کو ڈگری دیتا ہے۔ مگر گہر میں مجلسوں میں دوستوں سے جب ملتا ہے تو نہایت فراخدلی اور کشادہ پیشانی سے ملتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اُسنے صرف **ڈیوٹی** کو ادا کیا ہے۔ اپنے **جذبات نفس** کا غلام بنکر نہیں کیا۔ مگر میں ان مخالف مولویوں کو دیکہتا ہوں کہ کسی تقریب کی وجہہ سے نہیں۔ بے محل اور بے ربط گندے اور ناپاک ذکر کر رہے ہیں۔ اور چہرہ متغیر ہو ہو جاتا ہے گویا اندر ہی اندر کوئی بات کہا رہی ہے۔ جبکہ انتقام کے لئے یہہ باتیں کر رہے ہیں یہہ **صاف فرق** ہے۔ پس جسکے اندر غلاظت نہیں جو **سکینت** اور **استقلال** کے برف سے دہلویا ہوا سینہ رکہتا ہے **شرح صدر** جسکا ہو چکا ہے وہ اپنی باتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ **امر بالمعروف** اور **نہی عن المنکر** اُسکا حق ہے **مبارکی ہو اُس کو**! یہہ تاج اُسی کے **سر** پر سجتا ہے۔ کیونکہ خدا نے خود اپنے ہاتہہ سے اُسے **مسموح** کیا۔ اور حیوانی جذبات سے پاک صاف کر دیا۔ نور ہدایت۔ خیرخواہی۔ اور عام **ہمدردی** سے اُسے بہر دیا۔

مگر میرے دوستو! یہہ تو بتلاؤ کہ کیا کوئی شخص جو عطرفروش کے پاس بیٹہتا ہے۔ وہ اس خوشبو میں سے کچہہ بہی حصہ نہیں لیتا؟ لیتا اور ضرور لیتا ہے! پس کیا یہہ ضرور نہیں کہ ہم امام کے پاس بیٹہیں اُس سے ایک ایسا تعلق پیدا کریں جو بچے کو ماں باپ سے ہوتا ہے۔ یا کسی عضو کو جسم کے ساتہہ ہے پہر اُس سے کچہہ حاصل نہ کریں اُسکے **اخلاق** و عادات سے حصہ نہ لیں؟ ضرور اور بہت ضروری ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو یاد رکہو اور پہر یاد رکہو کہ ہم نے اُس کو

پہچان کر بھی نہیں پہچانا۔!

لہٰذا ہم کو ضروری ہے کہ ہم اسکے حصہ دار ہوں اور اُس کام کے لئے جیسا کہ میں پہلے کہہ آیا ہوں ایکدوسرے کے سچے خیر خواہ اور ہمدرد ہونا ضروری ہے۔ پھر اُس فرمان کے مصداق ہونگے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔

یاد رکھو کہ امر بالمعروف سے ہی خیر امۃ کہلا سکتے ہو۔ اور اُسکی توفیق تب ہی ملتی ہے جب کہ سچا اخلاص اور باہمی اتحاد ہو۔ بسا اوقات دہوکہ لگتا ہے کہ امر بالمعروف کرنیسے فساد عظیم ہوگا۔ یہہ شیطانی وسوسہ ہے جو سچے اخلاص کی راہ میں ایک پتھر ہو جاتا ہے۔ اسلئے اس سے بچاؤ اور بچنے کا طریق یہی ہے کہ پہلے آپسمیں تعلقات ٹھیک ہوں۔ خانہ جنگی سے پرہیز ہو۔ اُسکے بعد ایک اور بڑا افضل اللہ تعالےٰ کا یہہ ہوگا کہ قیام نماز اور ایتاء زکواۃ کی توفیق ملیگی۔ اس ہادی کامل پر بے انتہا درود ہو۔ نماز کا کیسا پسندیدہ اور احسن طریق نکالا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ گوشۂ تنہائی میں عبادت کرنے سے دل میں نور اور جوش اور رقت پیدا ہو۔ اور اس مطلب کے لئے ایک اس گوشہ میں پڑا ہو اور دوسرا اُس کونے میں۔

مگر اسنے وہی وحدت کی روح پہونچنے کے لئے عبادت کے طریق کو بھی کیسا ایک ہی مرکز پر رکھا ہے۔ پانچ وقت ایک مسجد میں اکٹھے ہوں۔ مل کر کیا ہوتا ہے۔ شانہ سے شانہ ملے۔ اور پاؤں سے پاؤں۔ کیا غرض ہے یہی کہ باہم ولایت پیدا ہو۔ اتصال ہو۔ جسم میں بھی فرق نہ ہے تو بعضہم اولیاء بعض کے مصداق ہوں اور پھر خدا تعالےٰ کا رحم اور ہاتھ جماعت پر ہو۔

ہم بھی اللہ تعالےٰ کے رحم کے امیدوار ہیں۔ اب بھی اُسنے ایک مجلس قائم فرمائی۔ ہاں! خدا نے ہمارے مجلس مقرر کی ہے ایک فضل کا نشان۔ نور۔ صدر مجلس مقرر فرمایا ہے جس کی اطاعت اور محبت کے سبب سے ہم کو اُمید لگ گئی ہے کہ ہم بھی سیدنا محمد صلی اللہ کی شیریں آواز خدا سے سُن ہیں در اُن ہی برکات کے وارث ہوں، کیونکہ خود خدا نے اپنی رحمانیت سے ایک نور ہم میں بھیجا ہے اور محض اپنے فضل سے نہ ہمارے کسی عمل سے اُس کی شناخت کی توفیق دی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک،

پس اب ہم بھی اُس جماعت کی طرح جنکا معلم ہادی کامل تھا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالےٰ کے فضل۔ اُسکے رحم کے امیدوار ہیں کہ آخرین منہم کی جماعت میں داخل ہونے کے باعث اُس رحم کے وارث ہوں !!!

یہہ آرزو ہے۔ یہہ تمنا ہے۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ اسکے حصول کے لئے وہی گر ہے کہ ایکدوسرے کے سچے ہمدرد اور غمخوار بنیں۔ اور اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول میں صدق دل سے قدم اُٹھاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ کا رحم۔ اُسکا فضل ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھکو اور سبکو اسکی توفیق دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ اجمعین !!!

ایڈیٹوریل

خیر وسعادت کی فلاسفی

(نمبر ۳)

سادساً۔ اس زندگی اور اسی جہان میں ہر ایک طرح کی بدکرداری اور بداطواری سے منزہ ومبرا ہو کر عالم بالا کے رہنے والوں کی مانند ذو الجلال والاکرام خدا کا قرب حاصل کرے اور یہہ امر ہمارے خیال میں بالکل بدیہی امر ہے کہ جب یہہ زندگی جواب ہو نہ ہی۔ تب روح اپنے آلات کی بغیر فضیلتوں کا اکتساب نہیں کر سکتی۔ اور اسی جہت سے سعادت تام کا نام اُسپر صادق نہیں آتا۔

الغرض یہہ چھہ فضیلتیں جس انسان میں ہوں اُسکو کامل انسان اور سعید مطلق ایک معنی سے کہنا چاہئے۔ ورنہ اللہ اللہ خیر سلّا۔ ہاں البتہ یہہ ممکن ہے کہ سعادت کے بعض امروں میں بقدر نقصان ایک نقص رہجائیگا۔ مگر سعادت کے طالب کو لازم ہے کہ اپنے تمام حواس وقوے کو حکمت کے قانون سے قوت عاقلہ کے تحت حکم رکھے۔ اور بہت احتیاط کرے کہ مبادا اُسکی مخالفت حتی المقدور ظہور میں نہ آئے۔ اور اس میں کچھہ شبہ نہیں کہ انسان جب تک کہ اس عالم میں ہے حال کے تغیر سے جو اندوہ کا موجب ہوتا ہے صحیح وسالم نہیں رہ سکتا۔ پس ہر حال میں جو بات لائق تر وفاضل تر ہو۔ حکمت کی رو سے اختیار کرے یعنی مصیبت کے دنوں میں صبر کرے۔ اور تونگری میں سخاوت کرے۔ اور فقیری کے ایام میں تحمل کو کام میں لاوے تاکہ ہر حالت میں کامل سعید ہو بلکہ نہایت مناسب اور واجب تو یہہ ہے کہ وقت شدائد جس قدر افعال جمیلہ انسان سے صادر ہوں زیبا تر ہیں۔ ڈاکٹر ہنری اسکات وغیرہم حکمائے زمانہ نے اس شریف بحث میں بہت کچھہ چھان بین کی ہے۔ اور عمدہ نتایج نکالے ہیں۔ جنمیں سے ہم مختصر طور پر لکھتے ہیں۔

چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ یہہ امر ہر طرح سے قابل پذیرائی ہے کہ انسان کو روحانی فضیلت جو فرشتوں کے مناسب حال ہے میسر ہو سکتی ہے۔ اور اُن کی رائے میں یہہ بات بھی بلاشبہہ سچ ہے کہ انسان کو جسمانی فضیلت بھی حاصل ہو سکتی ہے کہ جس میں وہ بہائم کے ساتھہ ایک طور پر شراکت رکھتا ہے۔ مگر چونکہ اُسکو چند مدت اس فانی دنیا میں بسر کرنا ہے۔ لہٰذا واجب ہے کہ اپنے بعض اوقات کو جسمانی فضیلت کے حاصل کرنے میں فتور اور قصور ظہور میں آنے نہ دے بلکہ یوں چاہئے کہ جسمانی فضیلت کو حاصل کرکے روحانی فضیلت کے حاصل کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو تاکہ جب اس ناپایدار عالم سے کوچ کرکے ابدی جہان کی طرف انتقال کرے۔ تب فرشتوں کی ابدی اور لازوال مصاحبت میں شامل ہو۔

پس ایسے بیدار مغز انسان کی نسبت جو جسمانی فضیلت کے حاصل کرنے کے بعد دل وجان سے روحانی فضیلت کے حاصل کرنے میں دلسوزی کو کام میں لاوے سعادت کا اطلاق جایز ہے۔

☞ **ہزارہا** دلایل سے یہہ بات پایۂ اثبات کو پہنچ چکی ہے کہ جب ایسا سعید انسان اس بے ثبات عالم سے غیر فانی جہان کی طرف رحلت کرتا ہے تو وہ بدنی سعادت سے ڈیرہ داہ ہو کر ابدی نور کے مشاہدہ میں غرق ہو کر سعید کامل ہو جاتا ہے۔ اور اس امر پر پُرانے اور نئے زمانہ کے فیلسوف متفق ہیں کہ ہر ایک شخص جو جسمانی فضیلتوں میں تو لیاقت پیدا کرتا ہے۔ اور روحانی فضایل سے محروم ہے تو ایسے شخص کو بہائم سے نسبت دیتے بلکہ اُن میں سے شمار کرتے ہیں لاریب یہہ بات (امر) رد کرنے کے لائق نہیں کہ انسان کے واسطے خیر اور سعادت ایک چیز ہے۔ اور یہہ کہ اُسکو اُسکے حاصل کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"احباب کا شکریہ"

اس خبر فرحت اثر پر جس قدر خطوط اظہار مسرت اور مبارک بادی کے پہونچے ہیں اُنکے متعلق مولنٰا ممدوح نے مندرجہ ذیل تحریر بغرض اندراج بھیجی ہے۔ (ایڈیٹر)

مکرمی اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں ان تمام احباب کا شکریہ کرتا ہوں جنہوں نے بلحاظ محبت اس خوشی میں میری شرکت کی اور انکا بھی جنہوں نے اس خوشی کا اظہار فرمایا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ آیندہ بھی وہ اپنی دعاؤں میں مجھے اور میرے بچہ کو نہ بھولیں۔ الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمعیل۔ ان ربی سمیع الدعاء۔ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعا ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔

آمین

ضمیمہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۷ر فروری ۱۸۹۹ء

امورِ منزلیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ

خدا تعالےٰ کے محض فضل و کرم سے ۱۵ر فروری ۱۸۹۹ء جمعرات کی رات کو مطابق ۵ر شوال ۱۳۱۶ھ بوقت ۱ بجے جناب مولٰنا مولوی **نور الدین** صاحب کے گھر میں **بیٹا** پیدا ہوا۔ خدا تعالےٰ اس مولود کو مسعود دینی اور دنیوی برکتوں سے بہرہ مند کرے اور دین و دنیا کے حسنات کا سچا وارث اور اپنے پاک دین کا سچا خادم بنا دے اور والدین کے لئے **قرۃ العین** بنا دے۔ ع این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

۲۲ر فروری ۱۸۹۹ء کو عقیقہ و ختنہ مسنونہ کیا گیا۔ اور **عبد الحی** نام رکھا گیا۔ اللّٰھم اجعلہ کاسمہ آمین

ہیچمدان ایڈیٹر۔

مطبع انوار احمدیہ پریس قادیان

فی الجملہ ہمارے محتشم ناظرین خیر اور سعادت کے اصلی مطلب کو بخوبی سمجھ گئے ہونگے۔ اور انکو معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ اسی امر کو نیک انسان اپنی ذات اور ہستی کا اصلی مقصود سمجھتا ہے۔ پس اس صورت میں ہم پر لازم ہے کہ بیجا تعصب کو راہ نہ دیں اور ان اصولوں میں جو مختصر طور پر لکھے گئے ہیں غور کریں اور غور کے بعد بڑی دلسوزی سے عمل میں لائیں۔ اب ہم اس مضمون کو اس نوعیت میں یہیں پر ختم کرتے ہیں۔ اور انشاءاللہ العزیز ایک یا دو ہفتہ کے وقفہ سے اسی مضمون پر **صوفی ازم** کے مذاق پر بحث کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بالآخر ہم یکبار اور اپنے دقیقہ رس اور بالغ خرد ناظرین سے گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ انسانی ہستی کا مدعا اور مقصد یہی ہے۔ خواہ اُسے لفظوں کے اَدل بَدل سے کسیطرح پر بیان کریں اسلئے اسپر دلچسپ مضامین لکھے جائیں۔ اللہ تعالی کا کمال فضل اور احسان ہے کہ ہمارے الحکم کے ناظرین میں بڑے بڑے جیّد۔ وحید العصر علامۂ روزگار فاضل موجود ہیں۔ اسلئے ہم مایوس نہیں کہ ہم کو انکی بیش بہا تحریروں کے شائع کرنے کا موقع نہ ملے۔

عبد الرحمٰن

(نمبر خامس ۵)

گزشتہ نمبر میں ہم نے عبد الرحمٰن کی پانچویں چھٹی اور ساتویں صفت کو یکجا بیان کیا ہے۔ چونکہ اس نمبر میں قبل ازیں کہ باقی صفات عبد الرحمٰن پر بحث کیجاوے اُن ضمنی امور پر بحث کرنی پڑیگی جو ان صفات ثلاثہ کے خلاف کرنے والے کے **نتائج**۔ اور پھر اُن نتائج بد کے محفوظ رہنے کے اسباب کی صورت میں اللہ تعالی نے بیان فرمائے ہیں لہٰذا ہم اُن **صفات ثلاثہ** پر پھر ایک نظر کرینگے۔ اور وہ یہ ہیں۔

والذین لایدعون مع اللہ الٰہا آخر ولایقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولایزنون

یعنے وہ اللہ تعالے کے ساتھہ کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے۔ اور ایسی جانوں کے قتل ناحق سے بچتے ہیں جو اللہ تعالی کی حفاظت میں ہیں۔ یا جن کا قتل اللہ تعالے نے حرام کر دیا ہے۔ اور کسی قسم کا زنا نہیں کرتے۔

والذین لایدعون پر نظر ۔ اور شرک پر مختصر ریمارک

اس آیۃ کا اول حصہ والذین لایدعون مع اللہ الٰہا آخر ایک ایسا حصہ ہے کہ اسپر تدبر کرنے سے کئی ایک باتوں کا حل ہو جاتا ہے۔

اولاً اس میں **شرک** کی فلاسفی تبلائی ہے شرک کے معنے ہیں "اللہ تعالے کے سوا کسی دوسرے کے لئے وہ افعال ادا کرنا جو اللہ تعالے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالے کے صفات و اسماء کو دوسرے کے واسطے تجویز کرنا" ہم سمجھتے ہیں کہ شرک کی عام اقسام میں ریا بھی ضمناً داخل ہے۔ بہر کیف بیار **شرک کیا ہے؟** اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ **اللہ** (جو جامع جمیع صفات کاملہ اور منزہ تمام صفات رزیلہ و باطلہ سے ہے) کے ساتھہ دوسرا **آلہ** پکارا جاوے اور اس **دعوت آلہ ماسوی اللہ** کی مختلف صورتیں ہیں۔ کبھی یہہ **شرک فی العبادت** کے رنگ میں ہوتا ہے۔ یعنے اللہ تعالی کی عبادت میں کسی اور کو شریک کرنا۔ **شرک فی الطاعت** یعنے اللہ تعالے کے ماسوائے کسی اور کو مطاع مان لینا۔ اور **شرک فی المحبت** غیر اللہ کی محبت کو اللہ تعالی کی محبت کا درجہ دینا۔ اور **شرک فی النیت** یعنے منشائے الٰہی کے ارادہ کی طرح مخلوق کو بھی رکھہ لینا یہ اقسام شرک نفس الامر میں **شرک فی العبادۃ** کی شاخیں ہیں۔ اور انمیں ایک باریک فرق ہے جو تجنے اور شاخ میں ہوتا ہے۔ یہاں یہہ مضمون **بالذات** مقصود نہیں۔ اسلئے ہم مفصل بحث کو کسی دوسرے وقت پر بشرط **توفیق الٰہی** اٹھا رکھتے ہیں۔

غرض یہ موحد دعوت اللہ میں غیر کو ساجھی نہیں بناتے

ایک نکتہ لایدعون مع اللہ الٰہا آخر پر بڑی گہری نظر کے بعد ہمارے ذہن میں یہہ بات آئی ہے۔ کہ **اللہ تعالے کے لئے اسم ذاتی اللہ ہے** جس کے معنے یہہ ہیں کہ جو تمام محامد کا مستحق ہے وہ **اللہ** ہے۔ اور دوسرے اسمائے الٰہیہ جو صفات الٰہیہ کو بیان کرتے ہیں وہ اس اسم اعظم کے مظہر ہیں۔ اور یہ ہی وجہہ کہ نظام عالم اُن **صفات الٰہی** کے تحت میں ہے۔ اور یہی وہ بلحاظ اپنی عمومیت کے کبھی کبھی اُن لوگوں کی صورت میں بھی ایک جلوہ دکھا دیتے ہیں۔ جو کامل سعید ہوتے ہیں اور **قرب الٰہی** میں اعلے مراتب پر پہنچ جاتے ہیں۔ جیسے مثلاً **رحمۃ للعالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کی شان میں بھی آیا ہے۔ اور ایسا ہی **رؤف۔ رحیم۔ سمیع۔ بصیر**۔ الغرض صفاتی اسماء دوسرے لوگوں پر بھی ایک معنے سے اطلاق پاسکتے ہیں۔ اور پاتے ہیں۔ پس ہمارے خیال میں **آیۃ لایدعون مع اللہ الٰہا آخر** میں **دعوت اللہ** کے ساتھہ محبت الٰہ باطلہ کی نفی تبلا رہی ہے۔ کہ توحید کا اعظم اور افضل شان یہہ ہے کہ ہر بدی سے منزہ اور ہر صفات پسندیدہ سے موصوف ہے جو ذات **اللہ** ہے۔ اُسکے رنگ میں کسی اور کو شریک نکیا جاوے۔ اس سے ایک پُر غور دل پتہ لگا سکتا ہے۔ کہ **اللہ** کے لفظ میں کسقدر عظمت اور عزت مقصود ہے۔

دعوت آلہ باطلہ کے نتائج اور توحید الٰہی کی دلیل پر لطیف بحث

غیور خدا کبھی پسند نہیں کرتا کہ اُس کی صفات اور محامد کا مستحق اور لفظ **اللہ** کے **ذاتی** اور **وصفی** تقاضوں کا مورد کوئی اور بھی اشتاتاً یا کاتاً بھی ہو۔ اسلئے اس دعوت سے بڑے بڑے فساد عظیم پیدا ہوتے ہیں اور یہہ امر بھی کچھہ کم قابل لحاظ اسلامی نحو نہیں کہ اللہ تعالے جل جلالہ نے قرآن کریم کے ایک مقام پر ابطال شرک کی دلیل ایک محکم دلیل فرمائی ہے **لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا**۔ یعنے اگر زمین و آسمان میں ایک معبود برحق کامل صفات کے موصوف اور تمام بدیوں سے منزہ اور پاک اللہ تعالے کے سوا کوئی اور معبود ہو تو ایک فساد عظیم پیدا ہو جاوے۔

اس آیۃ پر جسقدر غور کروگے۔ یہی معلوم ہوگا۔ کہ یہہ امر تو بالکل مطلق ہے کہ دوسرا الٰہ ہو۔ پھر اسکے بیان کرنے کی کیا حاجت تھی؟ اسلئے ایک ظاہر بین یہہ اعتراض کریگا جو ہم نے استفہامی صورت میں حل کر دیا ہے۔ کیونکہ اس دلیل سے ہم کوئی استفادہ ظاہر طور پر نہیں کر سکتے۔ عقاید کی کتابوں میں اس دلیل کی **تنقیح** کی ہے۔ اور مثالیں بھی سے کہ تبلایا ہے کہ توحید پر یہہ ایک کامل دلیل ہے۔ مثلاً اُنہوں نے کہا ہو کہ

اگر دو خدا ہوں اور زید ایک شخص کی نسبت ایک خدا سکون کا ارادہ کرے دوسرا حرکت کا چونکہ اون دونوں میں سے آن واحد میں زید ایک فعل کر سکے گا اس لئے دوسرے کا ابطال لازم آیا۔ اور جو فعل کہ زید سے سرزد ہوگا۔ حرکت یا سکون اوس کا ارادہ کرنے والا غالب خدا ٹھہرے گا غرض اس قسم کی طویل بحثیں کی ہیں۔ جو اپنی جگہہ اچھی ہونگی اور ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق ہم کو ایک بات سمجھائی ہے۔ جس سے مندرجہ بالا اعتراض حل ہو جاتا ہے۔ ہم اوس کو ذرا فصاحت سے بیان کرتے ہیں۔

یہہ امر تو خوب ذہن نشین ہو سکتا ہے کہ اللہ ثانی کے ہونے سے فساد عظیم پیدا ہو جاتا ہے۔ یا کم از کم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ دوسرے مقامات پر غور کرنے سے جہاں شرک کا ذکر آیا ہے یہہ بات خوب سمجھہ میں آسکتی ہے قرآن کریم نے شرک کے مختلف نام رکھکر ہیں جو اس کے نتایج کے لحاظ سے ہیں۔ افترا اثماً عظیم۔ ضلالت۔ ظلم عظیم وغیرہ

اب ذرا دنیا اور اسکی حالت کی طرف غور کرو! کیا فساد عظیم ہو رہا ہے یا نہیں؟ ماننا پڑے گا کہ بیشک کیونکہ مشاہدہ صحیحہ باطل نہیں ہو سکتا۔ ہزار ہا ہزار انسان کیا دنیا میں بے سرو سامان دربدر مارے نہیں پہرتے؟ کیا ایسے لوگ بکثرت نہ ملینگے؟ جن کا شیوہ جھوٹ اور افترا ہے۔ غرض ہم اس پر زیادہ بحث کی ضرورت نہیں سمجہتے۔ دنیا کی حالت میں ایک فساد عظیم کا نمونہ نظر آتا ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے آلہ ثانی کے ہونے کا۔ حالانکہ لو کان فیھما الھۃ اس کے خلاف صریح ہے۔ یعنی دوسرا آلہ ہونا ممکن ہی نہیں۔ اور بیشک یہہ سچ ہے۔ کیونکہ باایں ہمہ اقتدار و جلال اگر دوسرا آلہ ہو سکتا ہے تو پہر حقیقی اور زندہ آلہ وہ ہوگا نہ وہ جس کے راجیں دوسرا پیدا ہو سکے۔ لیکن یہہ بات بالکل ٹہیک ہے کہ کوئی اور آلہ اب ہو ہی سکتا۔ ازلی اور ابدی آلہ موجود ہے پہر اس آیۃ کے معنے کہ لو کان فیھما کیا ہوئے؟

ہماری خیال میں اس آیۃ کے معنے وہی ہیں کہ دعوت ماسوے اللہ سے فساد عظیم برپا ہوتا ہے اور نبو لوگ لاتدع مع اللہ الھا آخر کے مصداق ہیں وہ اسی کرب۔ قلق۔ اور فساد عظیم سے بری۔ اور راحت کی گود میں پرورش پاتے اور رسم اللہ کے گنبد میں بسر کرتے ہیں۔ ہم اس امر کو پہر کہول کر کہے دیتے ہیں۔ کہ دنیا اور آخرت کی تمام تکالیف اور مصایب اور ہر ایک قسم کے فساد اور شر کا باعث یہی دعوت آلہ باطلہ ہوتی ہے جن کو خدائے عزیز کی غیرت کبھی پسند نہیں کرتی۔

اب یہہ مشاہدہ میں آئی ہوئی دلیل بالکل امر بدیہی ہے اور اسپر چون و چرا کرنے کی گنجایش نہیں۔ دنیا میں ذلت۔ محکومی اور ہر قسم کی جہالت۔ اختلاف۔ توہمات شرک ہی کے نتایج بد ہیں جو ہم اُن قوموں میں دیکھہ سکتے ہیں جو اس بلائے عظیم میں مبتلا رہیں۔

ہم ایک لفظ میں اس بحث کو فی الحال ختم کردیں گے کہ دنیا کی تمام بدیاں دکھوں کو پیدا کرتی ہیں اور تمام بدیاں باریک در باریک طور پر شرک ہی کے شعبے ہیں۔ اس مضمون پر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ایک مبسوط بحث کرنیکا ارادہ ہے اور وہ اپنی فضل سے شرک سے ہم کو اور ہمارے پڑہنے والوں کو محفوظ رکھے۔ آمین!!!

شرک کے دو خطرناک نتایج اس آیت میں لاتدع مع اللہ الھا آخر کے ساتہہ ہی قتل نفس اور زنا سے بچنے کا بہی ارشاد فرمایا ہے یعنی شرک کے نتایج کی آخری اور انتہائی حد قتل زنا تک پہنچتی ہے اسی لئے اس دعوت کے ساتہہ ہی اللہ تعالیٰ نے ان دو افعال ذمیمہ کا ذکر فرمایا۔ قرآن کریم کے دوسرے مقامات پر اگر غور کیا جاوے۔ اور ایک کو دوسرے سے ملاکر سوچا جاوے تو نہایت ہی صفائی سے یہہ امر سمجہہ میں آسکتے ہیں۔ (باقی چھٹے نمبر میں)

مراسلات

غاصبان فدک

{ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں میں سب اسیر ہوئے}

فدک کی بابت جیسا کہ مشہور ہے علاقہ خیبر میں یہودیوں کا ایک گاؤں تہا۔ جو ہفتم سال ہجری میں صلحاً نصف پر بطور فے کے آنحضرت صلعم کے ہاتہہ آیا تہا۔ اسمیں کچھہ چشمے اور کہجوروں کے درخت تہے۔ دیکھو قاموس۔ لسان العرب۔ اور اُسکی آمدنی فے کے طور پر جیسا آیات سورۂ حشر ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القرے فللہ وللرسول ولذی القربے والیتمی والمساکین وابن السبیل یعنے کہ جو فے رسولخدا صلعم کو حاصل ہوا۔ وہ خدا اور اُس کے پیغمبر اور اُسکے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے کام میں لانے کے لئے ہے) اُس خدای پاک کا حکم تہا خود رسول صلعم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں بہی تمام مستحقین پر تقسیم ہوتا رہا۔ نہ کسی خاص شخص پر۔ لیکن ہمارے شیعہ بہائی کہتے ہیں کہ فدک پر صرف جناب سیدہ علیہا السلام کا حق تہا۔ اور اُس کو خدا اور اُس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالکل ہبہ کر دیا تہا۔ اور بعد وفات جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جناب صدیق اکبر نے حضرت سیدہ سے غصب کر لیا۔ اسپر سیدہ نے دعویٰ کیا وغیرہ وغیرہ۔

اس دعوے کی اصلیت خدا جانے کہاں تک ہے کیونکہ خود شیعہ کی کتب اصول سے ثابت ہے کہ حضرت سیدہ شرعاً اس دعوے کی ہرگز مجاز نہیں تہیں۔ خیر اس غلط فہمی کا بار اس دعوے کی حامیوں کی گردن پر ہے۔ اسوقت ہم بالفرض تسلیم کر لیتے ہیں کہ جناب سیدہ نے اس دعوے کو ابوبکر صدیق کی حضور میں پیش کیا تہا۔ اور ابوبکر نے فدک کی واپس کرنیسے انکار کیا۔ لیکن جیسا کہ ہم ذیل میں عرض کرتے ہیں۔ ابوبکر صدیق فدک کی واپس کرنیمیں حق پر تہے۔ اور بغیر اس انکار کے کوئی چارہ نہ تہا۔ کیونکہ فدک کے لفظ سے وہ یہودیوں کا گاؤں مراد نہیں اُسکے حدود اتنے وسیع ہیں کہ خلیفہ اول کے وقت اسلامی مملکت میں داخل ہی نہ تہے۔ پہر وہ بچارے کسطرح غیر سلطنتوں کے مقبوضات میں دست اندازی کرکے سیدہ کو راضی کرنیکی کوشش کرتے۔ لہذا ہمارے سنی بہائی آیندہ آگاہ ہو جاویں کہ فدک ایک گاؤں کا نام نہیں۔ بلکہ اُس کے حدود روایات ذیل میں ملاحظہ فرماویں۔

ملا باقر مجلسی جو ایک مشہور ترین علمائے شیعہ میں سے ہیں۔ اپنی کتاب بحار الانوار کی آٹہویں جلد کتاب الفتن طلا۔ فدک کی حد بندی کی نسبت بسند عبد اللہ بن سنان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا کہ رسول صلعم حضرت فاطمہؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے۔ اور کہا ای محمد صلعم اُٹھو خدائے تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپکے لئے اپنے پر سے فدک کی حد بندی کردوں۔ آپ جبرائیل کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور تھوڑی دیر میں لوٹ آئے۔ اور حضرت سیدہ کے پوچھنے پر آپنے فرمایا کہ جبرئیل نے میرے لئے اپنے پر سے فدک کی حد بندی کردی ہے

وہ حد بندی یہہ ہے۔ جیسا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے خلیفہ عباسی ہارون رشید کے آگے فرمایا۔ جبکہ ہارون رشید نے حضرت موسیٰ کاظم سے کہا کہ آپ فدک لے لیجئے حضرت نے انکار کیا۔ اور جب کبھی ہارون رشید اُن سے فدک کے لئے کہتا تو وہ انکار ہی کرتے۔ آخر جب اُس نے بہت اصرار کیا تو آپنے فرمایا۔ میں اُسے نہ لونگا جب تک معہ حدود کے نہ دیا جاوے۔ ہارون رشید نے کہا اچھا اُسکے حدود بتلاؤ۔ امامؑ نے فرمایا کہ اگر میں نے اسکی حدود بتلائی تو تم ہرگز نہ دوگے۔ ہارون رشید نے کہا قسم ہے تمہارے نانا کی۔ ضرور دونگا۔ تب امامؑ نے فرمایا۔ کہ پہلی حد اس کی عدن ہے۔ یہہ سُنکر ہارون رشید کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ پھر امامؑ نے کہا کہ دوسری حد اسکی سمرقند ہے۔ یہہ سُنکر ہارون رشید کا چہرہ تمتمانے لگا۔ پھر امامؑ نے کہا تیسری حد اسکی افریقہ ہے۔ یہہ سُنکر ہارون رشید کا چہرہ سیاہ ہوگیا پھر امامؑ نے فرمایا چوتھی حد اسکی سمندر کا کنارہ ہے۔ جو آرمینا سے ملا ہوا ہے۔ آجکل کے جغرافیوں میں اس سمندر کا نام بحیرہ اسود ہے۔ ان حدود میں مصر، تمام روم، عرب، فارس، روسی ترکستان داخل ہوسکتے ہیں

تب ہارون رشید نے کہا۔ حضرت آپنے ہمارے لئے تو کچھہ بھی نہ چھوڑا۔ امامؑ نے فرمایا۔ میں نے تم سے پہلے ہی کہدیا تھا اگر میں فدک کی حدود بتاؤنگا تو تم کبھی نہ دوگے۔ اسی پر ہارون رشید نے امام کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ اس روایت کو لکھکر پھر ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں کہ ابن بساط کی روایت میں پہلی حد اسکی عریش مصر۔ دوسری دومۃ الجندل۔ اور تیسری اُحد۔ اور چوتھی سمندر بیان کی تھی۔ اسپر ہارون رشید نے کہا کہ یہہ تو سب دنیا ہے۔ اسپر امامؑ نے کہا کہ یہہ سب یہودیوں کے قبضہ میں تھا ابو ہالہ کے مرنے کے بعد۔ پس اسکو خدا اور رسول نے اپنے لئے بغیر جنگ و جدل کے کرلیا۔ اور خدا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ حضرت فاطمہؓ کو دیدو۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ غصب فدک کے مجرم نہ صرف ابوبکر صدیقؓ ہی ٹھہرے بلکہ اور لوگ بھی خصوصاً تمام شاہان مصر جنمیں سے اکثر خاندان شیعہ ہی تھے جیسے اسماعیلیہ وغیرہ۔ اور اسیطرح تمام شاہان مملکت ایران جو آجتک مذہب تشیع کے پابند ہیں۔ تمام شیعہ کیا روسائے کرام اور کیا امرائے عظام اور کیا عوام۔ سب غاصب فدک ہیں اور جناب سیدہؓ کے غضب کے نیچے ہیں۔ صرف خلیفہ اول پر طعن غصب فدک کرنا شیعہ بھائیوں کی سراسر غلط فہمی ہے۔ سب شیعوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے مقبوضات سے دست بردار ہوکر اولاد فاطمہؓ کو جو آجکل عموماً افلاس میں مبتلا ہے۔ تقسیم کرکے روح پرفتوح حضرت سیدہؓ مسرور فرماویں۔ ورنہ اُن کے حقوق کو غصب کرکے خود مزے کرنا۔ اور اوروں کو مورد طعن و ملامت ٹھہرانا سراسر دہوکہ بازی پر مبنی ہے۔ فدک کے محاصل سے ہزار ہا پشتوں سے فایدہ اُٹھاتے رہنا اور ڈکار تک نہ لینا۔ اور خالی محرم کے دس دن ہائے حسین۔ ہائے حسین کرنے سے تلافی چاہنا خدا اور رسول اور اہلبیت علیہم الصلوٰۃ کو محض دہوکا دینا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ شیعہ لوگ کس طرح سے محب اہلبیتؓ کہلانے کے مُدعی ہیں؟ اور قیامت کے دن کس برتے پر رسول صلعم کو مونہہ دکھائیں گے؟ ؎

کہیں گے شکوے کیسے جبکہ دفتر ادہر ہمارے اُدہر تمہارے
تو کیا کیا گذریگی آہ دل پر ادہر ہمارے اُدہر تمہارے

راقم خاکپا اہلبیت رسول الثقلین

خاکسار خادم حسین بھیروی

خدا تعالیٰ کی عجیب مخلوقات

افریقہ کے جنگلوں میں ہاتھی دانت کس طرح جمع کیا جاتا ہے؟

نابردہ رنج گنج میسر نمی شود و نائد
مزد آں گرفت جان برادر کہ کار کرد

قبل ازیں میں کسی آرٹیکل میں ایک قوم وکابنا کا ذکر ہدیہ ناظرین اخوان فی الدین کرچکا ہوں اور اب اس آرٹیکل میں بعض دوسری مخلوق خدا کا ذکر کرتا ہوں جنکے احوال مجھکو اپنے ایک دوست تاجر مسمی مراد بلوچی کے زبانی معلوم ہوئے ہیں اور بالکل سچے ہیں۔

سو واضح ہو کہ یہہ صاحب جنکا نام نامی مراد ہے اول اول انکے والد سے شہر ممباسہ میں میری ملاقات ہوئی تھی وہ اپنے محلہ بلوچ میں ایک ملاں کرکے مشہور ہیں اور اُنکا اسم شریف تاج محمد ہے یہہ ایک قوم بلوچی کے یہاں رئیس ہیں جو عرصہ دراز سے اپنے اصل وطن بلوچستان اور اُس کے گرد نواح کو سلطان الوقت کے بعض جور اور تعدی سے تنگ آکر چھوڑ بیٹھے ہیں اور وہاں سے نقل مکانی کرکے مصر مشرقی افریقہ اور مسقط وغیرہ میں اپنی آبادیاں آباد کرلی ہیں اور مختلف قسم کے پیشہ کرکے اپنی گذران کرتے ہیں یہاں ممباسہ میں بھی انکا محلہ الگ آباد ہے زبان ان کی وہی مادری ہے مگر اکثر اب سواحلی بولی جاتی ہے اور بعض کی بالکل سواحلی ہی ہے۔ افریقہ کے اصلی باشندوں کے مقابلہ میں ان لوگوں کی آبادی ایسی نظر آتی ہے جیسے کالے سیاہ بادلوں میں چاند چونکہ ملاں تاج محمد صاحب انمیں سے ایک فارسی دان آدمی تھے۔ اس لئے ابتدا ۱۸۹۶ء میں بضرورت تعلیم انگریزی درمیان ممباسہ پر ایک شخص سے بحث ہوتے ہوئے انکی میری ملاقات ہوگئی۔ ایک دو ملاقاتوں میں جب زیادہ تعارف ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ ایک خلیق اور مہمان نواز آدمی ہیں۔ چنانچہ میں نے اُنکو کتاب آئینۂ کمالات اسلام میں سے تبلیغ کا حصہ جو ہمارے مہربان اخوان مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی فسلمہ اللہ تعالیٰ نے فارسی میں ترجمہ کیا ہوا ہے اُنکو مطالعہ تبلیغ کی خاطر دیا جسکو پڑھ کر اُنہوں نے یہ رائے دی کہ اسمیں وفات مسیح ثابت کی گئی ہے اور قبل ازیں علمائے اسلام حیات مسیح کے قائل رہے مگر میں ایک کم علم آدمی ہوں پورے طور سے فیصلہ نہیں کرسکتا۔ اگرچہ میرے پاس اس مسئلہ کے ثبوت میں حضرت اقدس کی دوسری تصنیفات عربی و اردو کی موجود تھیں مگر بباعث نہ جاننے ہر دو زبان دیگر کے وہ اُنکے مطالعہ سے محروم رہے مگر تاہم وہ ہمیشہ ہم سے حضرت اقدس کا حال گاہے بگاہے دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اور جب میں رخصت پر ہند واپس آیا تو اُنہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں سلام علیکم اور دعا کیلئے عرض کی تھی۔

اُنہیں کے فرزند ارجمند میاں مراد ہیں جو میرے دوست ہیں اور ابتک بارہ سفر افریقہ کے جنگلوں میں کرچکے ہیں مگر حال کا سفر اُن کا بڑی کامیابی کا ہوا۔

مورخہ ۱۵ اگست ۱۸۹۸ء کو جبکہ میں اپنے دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تہا
قریب ۹ بجے کے یہہ دفتر کے سامنے آنکلے میں نے باہر نکلکر
ملاقات کی۔ اور مزاج پرسی کے بعد بوقت قریب ۲ بجے جبکہ ہم
سر دسترخوان پر کہانا کہانے بیٹھے تو آپکے سوالات کے جواب میں
مفصلہ ذیل کلام آنکی زبان سے صادر ہوا۔ (اسکی نقل کیجاتی
ہے۔ اور بلحاظ تنگی وقت کے سوال وجواب کی صورت کو ترک
کیا جاتا ہے) وہو ہذا۔

مجہو آج گہر سے نکلے ہوئے ۱۵ ماہ یعنے ایکسال اور تین مہینے
ہوئے ہیں۔ چہہ ماہ سے ہمارا قافلہ برابر چل رہا ہے۔ صرف
راستہ میں دو دن ایک جگہہ اور دو دن ایک جگہہ کل چار دن آرام
کیا ہے۔ ہم پہرتے پہرتے حبشستان کے قریب جا نکلے
یوگنڈا ہم سے ۳ منزل پیچہے رہگیا تہا کہ پہر ہم شمال کی طرف پہر گئے
راستہ میں عجیب عجیب مخلوق خدا نظر آئی۔ راستہ میں ایک پہاڑ ملتا یا
وہاں ایک قوم آباد تہی ہمنے چاہا کہ اُنکے پاس جاویں۔ مگر دوسرے
شینزیوں (جسقدر اقوام خدا کو نہ جاننے والی افریقہ میں ہیں انکو
شینزی کہتے ہیں) نے ہمیں وہاں جانے سے منع کیا۔ اور کہا کہ
اگر تم وہاں جاؤ گے تو ایک بہی تم میں سے بچکر نہ آوے گا۔
یہہ لوگ آدم خوار ہیں۔ تمکو اجنبی جانکر کہا لینگے۔ اسلئے ہم اُسطرف
نہیں گئے۔ صرف تین چار سو کوس تک ایسے لوگ پائے گئے جو
ختنہ کراتے ہیں۔ اُس سے آگے سب نختنہ ہیں۔ رستہ میں پانی
کی سخت تکلیف رہی۔ ایک ایسے قطعہ میں جا نکلے جہاں چہہ دن
برابر ہم کو پانی نہیں ملا۔ آخر تنگ آکر ہم نے اللہ تعالے سے
دعا کی۔ بادل ہوا اور بارش ہوئی۔ اسی طرح ہر روز ہم دعا کرتے
اور پانی برستا۔ (شاید قربانی کا ذکر بہی کیا کہ ہم نے بکری
قربانی کی اور دعا کی تو پانی برسا۔ ٹہیک یاد نہیں رہا) ہمارے
ساتہہ بکری اور گائے کا بہت بڑا گلہ تہا۔ اکثر اقوام ہم سے
قحط کی شکایت کرتے تہے کہ ایکسال پانی نہیں برسا ہم تباہ ہو رہے
ہیں۔ ایک جگہہ ہمنے نماز پڑہی تو شینزیوں نے ہم سے پوچہا
کہ یہہ کیا کیا۔ ہم نے کہا کہ خدا کی عبادت کی ہے۔ اُنہوں نے
پوچہا کہ خدا کیا ہوتا ہے۔ ہمنے اُن کو بتلایا۔ اُنہوں نے کہا کہ
نہیں خدا تم ہو تمنے ہماری بارش بند کی ہے ہمیں بارش
برسا دو۔ ہمنے اُن کو سمجہایا۔ مگر وہ نہ مانتے تہے۔ آخر ہمنے
خدا تعالے سے دعا کی اُسی وقت بارش برسی۔ اور وہ لوگ
بہت خوش ہوئے۔

ایکدفعہ ہم ایسے قبیلے کے ہاتہہ میں پڑگئے کہ وہ ہمیں مارنے
پر آمادہ ہوگئے تہے۔ ہمنے پوچہا کہ کیوں مارتے ہو؟ ہم نے تمہارا
کیا بگاڑا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ مرضی ہماری۔ تب ہم نے
اپنی گردنیں آگے کردیں اور کہا کہ بسم اللہ ہمیں مار دو!
تب اُنکے دل میں رحم آگیا۔ اور اُنہوں نے ہم کو چہوڑ دیا۔

ہم بعض ایسے قطعوں میں پہنچے کہ وہاں جنگلیوں
کی آبادی شل متغ کے تہی۔ مگر سب ننگے۔ اور جسقدر اقوام ہم کو
ہمیں بالا پڑا وہ سب اللہ تعالے کو نہیں جانتے تہے۔
گائے اور بکری دیکر یہہ لوگ نکاح کرتے ہیں۔ اپنی [illegible]
اور بہنوں اور ماؤں سے مجامعت نہیں کرتے۔

بعض قطعوں میں زنجبیل۔ جو۔ گندم۔ دال کی پیداوار
بکثرت دیکہی گئی۔ اور جواری تو ہر جگہہ پیدا ہوتی ہے۔

ماہ رمضان ہم کو اُن ایام میں آیا تہا جبکہ سخت گرمی
تہی۔ اور پانی جنگل میں نہیں ملتا تہا۔ سو اُن ایام میں
تو ہم روزہ نہیں گذار سکے۔ واپس ہوکے جو کہ اب آخر میں
اُن کی قضا کردی ہے۔

ہمیں اپنی عزیز بہن کی وفات کی خبر سفر میں ملی تہی
وہ میرے باپ کی بڑی پیاری لڑکی تہی۔ فارسی نوشتخواند
جانتی تہی۔ ہم اپنے باپ کی دو اولاد ہیں۔ ایک میں اور
ایک میری بہن۔ ہاں اب میرا ارادہ زیادہ سفر کا نہیں
اپنے ضعیف العمر باپ کی خدمت کرونگا۔ اور اس سال حج
بیت اللہ کو معہ انکے جاؤنگا۔

دہوپ کی طپش کی سخت تکالیف اُٹہائی ہیں۔ الحمد للہ!
کہ بیمار نہیں ہوئے۔ ہمارا ایک ہمراہی راستہ میں فوت ہوا۔
اب کی دفعہ دس گیارہ ہزار رطل (پونڈ) ہاتہی دانت
لایا ہوں کوئی ۹۰ ہزار (یعنے دس ہزار کم ایک لاکہہ) روپیہ
کی مالیت کا ہوگا۔ کل خرچ ہمارا اس سفر میں بیس ہزار
روپیہ ہوا ہے۔ ہم چار حصہ دار ہیں۔ ہمارے ساتہہ گائے
اور بکری کا جو گلہ تہا۔ اُسکو چونکہ لیکر ہوتے آگے لانے کی
اجازت نہ تہی۔ اسلئے رستہ میں فروخت کر آئے۔ گدہے
بہت سارے تہے۔ راستہ میں محکمہ جنگی کے افسر نے
۱۲ ہزار روپیہ کو مول لیئے۔ مجہے چک دیا ہے جو ممباسہ
جاکر روپیہ وصول کرلونگا۔ حبشستان کے قریب پہنچ
گدہا ایک ایک دو دو روپیہ کو خریدا۔ روپیہ نہیں دیا۔
لوہے کی تار۔ جیسی تار خبر کے کہمبوں پر ہوتی ہیں۔ وہ
ایک اور دو روپیہ کی قیمت کی اُنکو دیں۔ وہی ہم ممباسہ سے
ہمراہ لیگئے تہے۔ یہاں فی گدہا ۱۰۰ روپیہ پر فروخت
ہوتا ہے۔ اور قریباً اسی نرخ پر ہم بیچ دی آئے ہیں۔
اس خط کے اندر وہ گفتگو ہے جو ہمارے اور ہمارے
دوست تاجر کے درمیان فارسی زبان میں ہوئی۔ اب ہم
تجارت و طیاری قافلہ اور جنگل میں گذران کا طریق ہدیہ ناظرین
کرتے ہیں۔

ممباسہ سے جسقدر لگازی (قلی لوگ) سفر کے لئے داخل کئے جاتے
ہیں۔ اُنکو سرکاری دفتر میں اپنا نام درج کرانا پڑتا ہے۔ اور
سفر میں جسقدر عرصہ گذرتا ہو اُسی لحاظ سے مختلف تعداد
روپیہ کی ہر ایک لگازی کے بدلے میں سرکار کو جسٹریشن کی دی
جاتی ہے اور ۱۰ روپیہ یا اس سے کم وبیش تنخواہ ماہواری
فی لگازی بہی دیجاتی ہے۔ تاجر لوگ شہر میں سے اسباب مثل
لوہے پیتل اور تانبہ کی تار اور مختلف قسم کے کانچ کے موتی
اور پوت اور کپڑا خاص قسم کا جسکا نام انگوٹہی۔ کنبکی۔ دوسولی
دنامی ہے خریدتے ہیں۔ ہر ایک لگازی کو اُسکے اپنے سامان
کے سمیت کل ۷۵ پونڈ وزن اُٹہوانے کی اجازت سرکار
کی طرف سے ہے۔ اگر اس سے زیادہ تاجر اُٹہوالے تو وہ مجرم
گنا جاتا ہے۔ اور سرکار کی طرف سے ہر سو میل کے فاصلہ پر ایک
صاحب افسر ضلع تعینات ہیں۔ اُن کا اختیار ہے کہ لگازی کے
بوجہہ کا امتحان کریں۔ اور اگر اُنپر ظلم کے طور پر مقررہ وزن سے
زیادہ ہو تو تاجر کو اس امر کے لئے تنبیہ کریں۔ یا اگر کوئی شکایت
لگازیوں کی ہو تو اُسکو رفع کرادیں۔ وغیرہ۔

یہہ سب سامان لیکر تاجر کا قافلہ چلتا ہے۔ اور حفاظت جان
کے لئے اُسکے ساتہہ گولی دار بندوقیں ہوتی ہیں۔ جنگلوں میں
پہرتے ہوئے تاجر مختلف اقوام سے تبادلہ مال کرتا پہرتا ہے۔
اور اسطرح جنگل میں سے وہ ہاتہی دانت۔ گینڈے کا سینگ خریدتے
ہیں۔ جنگلی لوگ تاروں اور موتیوں اور کپڑے کے معاوضہ
میں ہاتہی دانت اور سینگ وغیرہ اشیاء دیدیتے ہیں اور اسی
مال کے ذریعے سے تاجران جنگلی اقوام سے جوار مکئی۔ باجرہ۔
بکری وغیرہ خرید کر اپنی گذران کرتے ہیں۔

یوگنڈا کے باشندے کوڑیوں کو پسند کرتے ہیں چنانچہ وہاں
کل تجارت کوڑیوں کی ہے۔ سرکاری خزانہ میں کوڑیاں جمع ہیں۔
اور ایک روپیہ کی سو۔ دو سو۔ ساٹہہ۔ اسی کے حساب سے موافق
آمدنی کے بکتی ہیں۔ جبکو اُن سے خریدنا ہو بس کوڑیاں خرید لے
اور پہر اُن سے بکری۔ دودہ۔ دانت وغیرہ سب اشیاء خرید سکتا ہے۔
رات کو وقت جنگلی درندوں سے بچنے کے لئے ہر ایک قافلہ آگ جلاتا ہے
یوگنڈا ریلوے ۲۰۰ میل تک طیار ہوگئی ہے اور کرایہ کی تفصیل
حسب ذیل ہے۔ کرایہ مسافر ہر سو میل کے لئے فی کس ۸ درجہ سوم
۱۰ درجہ دوم۔ ۱۲ درجہ اول۔ رعایت اسباب ہمراہ مسافر
اول درجہ میں ۵۰ پونڈ۔ دوم درجہ میں ۴۰ پونڈ۔ سوم درجہ میں ۳۰ پونڈ
کرایہ باربرداری ایک میل سے ۲۵ میل تک فی ہنڈرڈ ویٹ [illegible]

ہم لٹاتی ہیں آج لعل و گہر + نہ رہے کوئی لاولد مضطر + اعنی ہر حق میں ہر بشر کے پسر + لعل دُر یتیم سے بڑھکر +

شفاخانہ یونانی شیخ نظام الدین حکیم امرتسر

اظہار بشارت: ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و اسناد بیشمار سے کیا حقہ اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیر خواہی عام اور راستبازی سے کام ہے مرد میدان بن کر آئیں۔ بشرطیہ دوا آزمائیں۔ جھوٹوں کو سچا۔ اور سچوں کو جھوٹا نہ بنائیں۔

معیار صداقت: بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے۔ اور شرطیہ میں اقرار نامہ اشٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے۔ جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے۔ وہ مچلکہ لکھوائے۔ اگر مراد پوری نہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ و ہرمانہ لو۔ صحت کے طالبو اولاد کے آرزو مندو! یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فضل خدا داد کی منادی ہے۔ عام مبارکباد ہے۔

اس خادم الاصفیا کو ۲۰ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد فرزند نرینہ و حیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ اکثر اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر پنج خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔ بندہ کو اس نعمت خدا داد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ ادویہ تو وہی ہونگی۔ مگر نمبر اول۔ کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے۔ اور (۲) تونگر بہدہ دار خرچ دوچند سے دوائیں لے جائیں اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یکماہ علاوہ خرچ دوا دیگر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے۔ بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لیجائے سوم) شرطیہ مابعد خرچ دوا دیگر اقرار نامہ آمدنی دو ماہ لکھدے۔ بشرطیہ پیدائش نرینہ میعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے پاس برضامندی طرفین امانت رکھدیں۔ بشرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ دقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ۔ جرمانہ حسب اقرار داد قبول۔ فضل خدا داد کی منادی ہر طرح کرا دی۔ شرطیہ اقرار نامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو تحقیق کر لو۔ مراد پانے پر دنیا کیمیاگر ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے گھر نہیں سے برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گمنام وہ بشر ہے کہ جسکا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لا ولدی کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیے جن لوگوں نے زندگی دوبارہ پائی اور جنکی دلی مراد بر آئی۔ اُن کی تحریریں ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے طریق استعمال دوا و غذا و پرہیز مکمل ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء صاحب

مشار خود شرائط مندرجہ سے مستثنے ہیں +

نمبر	نام مرض	قیمت	نمبر	نام مرض	قیمت	نمبر	نام مرض	قیمت	نمبر	نام مرض	قیمت
۱	جس کے اولاد نہو۔	۵ہ	۱۰	قولنج و گردی۔	صہ	۱۹	لقوہ۔	عہ	۲۸	ٹل اُترنا۔	صہ
۲	جسکی ہولاد چہوٹی مرجاوے۔	صہ	۱۱	سوزاک۔	صہ	۲۰	بھگندر۔	۸	۲۹	طول و عرض و عمق و دایہ۔	صہ
۳	جسکے لڑکیاں ہوں لڑکا نہو۔	صہ	۱۲	سرعت۔	عہ	۲۱	ناسور۔	۸	۳۰	خضاب سالانہ۔	عہ
۴	جسکا حمل ۶-۸ ماہکا گر جاوے۔	صہ	۱۳	جریاں۔	۸	۲۲	بواسیر خونی و بادی۔	صہ	۳۱	نزلہ و زکام۔	عہ
۵	کمزوری۔	۵ہ	۱۴	غلط کاری۔	صہ	۲۳	ادھرنگ۔	۸	۳۲	تسہیل ولادت	عہ
۶	مرگی۔	صہ	۱۵	گنٹھیہ۔	عہ	۲۴	ضیق النفس۔	۵ہ	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب۔	عہ
۷	تب دق۔	۵ہ	۱۶	سفیدی آنکھ۔	عہ	۲۵	لپھسہ۔	صہ	۳۴	بخار تیجہ و چوتھیہ و روزانہ۔	عہ
۸	ضعف باہ۔	صہ	۱۷	ضعف بصر	عہ	۲۶	آتشک۔	۵ہ	۳۵	ضعف ہضم۔	عہ
۹	ضعف جگر۔	عہ	۱۸	سبل۔	عہ	۲۷	آتشک کل بدن۔	۵ہ	۳۶	سرسام	عہ

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں +

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست۔ اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ **ضعف بصارت**۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ سے، خالص میرہ فی ماشہ ۸؍ روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴؍ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور**

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ کا آنا کہتے ہیں۔ جلن۔ کمزوری نظر۔ ناخونہ یعنی اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے
راقم ڈاکٹر ڈی ایم سالگلے صاحب بہادر۔ ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲۔ میں بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مساۃ اتم دیوی بعمر ۳۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑے ہوئے تھے۔ آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا ہی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ جناب میاں سنگھ صاحب تسلیم بصد تعظیم۔ شاید آنجناب کو یاد ہوگا کہ بندہ نے آپ سے میرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا جس نے جادو کا اثر دکھلایا۔ میرے ایک دوکاندار مسمی دولا مل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر پھولا ہونے کے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی۔ لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا اور پتلی صاف وشفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی اور مریض دعا گو ہے۔ بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے جو آپ نے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص وعام خلق خدا پر بہت احسان بلکہ ثواب کا کام کیا ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص وعام بلا تعلق تاکید کرتا ہے کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم میرے کے سرمہ کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ میرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں۔ راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ اسپیشل اسسٹنٹ کوٹ گڈھ۔ ڈسپنسری شملہ

۴۔ جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دھند اور کم طاقتی بینائی چشم میں ہے۔ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں۔
دستخط سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل
خلف الرشید جناب امیر سعید محمد خان صاحب مرحوم والی ملک [illegible]ستان۔
۶ مارچ ۱۸۹۷ء

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو [illegible] بنک میں [illegible] ۱۸۹۸ء کو جمع کیا گیا ہے۔

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا